حیاتِ قادر

مؤلف

عبید اللہ دُرّانی

باب نمبر ۲۰

نشرِ فیض

بابا قادر اولیا سے ان کے خاص الخاص کو جب اجازت ملتی ہے اور دنیا میں وہ دوسرے چشمے جاری کرنے کے لئے باہر جاتے ہیں تو صرف تین باتوں کا ہدایت ہوتی ہے۔

اول:۔ یہ کہ کسی کا دل نہ دکھائو۔ یہ سادہ فقرہ ہے مگر سماج کی ساری شریعت ان سادہ الفاظ پر ختم ہے۔ یہ فقرہ سارے سماجی نظام کی کلید اور اخلاق حسنہ کا منبع ہے مقام محمود تک پہنچا سکتا ہے۔

دوئم:۔ یہ کہ اللہ اللہ کرتے رہو یعنی اپنے ذکر خفی کی احتیاط کرو اور اس میں شدت پیدا کرو۔

سوئم:۔ یہ کہ خدمت کرو۔ خدمت حیالا لازمی نتیجہ ہے۔ دوسرے کا درد اور دکھ خلوص و محبت سے اپنائو اور دل سے ان کی دینی و دنیوی مشکلات میں ہاتھ بٹائو۔

O

تمہاری یاد سے نصیب کامیاب ہو گیا

تو ذرہِ یقیں چمک کے آفتاب ہو گیا

ڈھکی ڈھکی گھٹی گھٹی فضا میں وہ چمک اُٹھے

تو رازِ کائنات سارا بے حجاب ہو گیا

وہ ڈھونڈتے رہے خدا کو کعبہ و کنشت میں

ہمارے دل میں خود بخود وہ بے نقاب ہو گیا

نہ پوچھ اس مقام کو یہاں خرد بھی مات ہے

گناہ بھی اگر کیا تو وہ ثواب ہو گیا

صفات اور ذات کے قریب سے نکل گئے

ترا وجود ہی صفات کا جواب ہو گیا

بھلی لگی ہیں اس قدر تری ستم شعاریاں

کرم اگر کیا بھی تو نے وہ عتاب ہو گیا

بلند اور پست کا خیال بھی کہیں نہیں

یہاں تو اب خیال کا زہرہ آب ہو گیا

کچھ آنسوئوں کے گیت گا رہی تھی میری زندگی

نگہ کی چوٹ کیا لگی کہ دل رباب ہو گیا

ترس رہے تھے بادہ خوار ایک ایک گھونٹ کو

ترا خیال چھا گیا تو خود شراب ہو گیا

ترے نگر سے آ رہی ہے بوئے خوشگوار آج

کہ کل جو خار تھا وہ آج خود گلاب ہو گیا

(رحمن بابا)

☆...☆...☆